بسم اللہ الرحمن الرحیم

كلمة المدير

اصلاحِ معاشرہ اور ذرائع ابلاغ

معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ میں اس وقت جو بڑے عوامل کارفرما ہیں ان میں سے ایک ذرائع ابلاغ بھی ہیں۔اس ترقی یافتہ دور میں سب سے زیادہ پیش رفت ذرائع ابلاغ نے کی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں اسے کلیدی حیثیت حاصل ہے۔آج ہر گھر اور ان کے خصوصی بیڈ رومز میں اگر کوئی چیز بے دھڑک داخل ہو سکتی ہے تو وہ ذرائع ابلاغ ہی ہیں۔ اسے ہر عمر کے مرد وخواتین تک رسائی حاصل ہے۔اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اسے سب سے زیادہ توجہ حاصل ہے۔اخبارات جو صبح ناشتے کے ساتھ ہی انسانی سوچ اور فکر کو متاثر کر دیتے ہیں۔ اور پورا دن انسانی دل و دماغ پر سیاسی، عسکری، اقتصادی، مارکٹائی، دھونس، دھاندلی، قتل و غارت، اغوا ڈکیتی، رہزنی پر مبنی اعصاب شکن خبریں چھائی رہتی ہیں۔ جو اس کے روئیے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ آج اخبارات محض تازہ خبروں کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ اس میں شائع ہونے والے مختلف کالم، مضامین، تبصرے، تجزیے، فیچر اور رپورٹس معاشرے کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اور اس سے لوگوں کی ذہن سازی ہوتی ہے اخبارات کا کردار الیکٹرانک میڈیا کی نسبت بہت محدود ہے۔اس کے باوجود معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ میں اس کے کردار سے انکار ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح آج T.V کا کردار بھی بہت نمایاں ہے۔لاتعداد چینلز سے چوبیس گھنٹے نشریات جاری ہیں اور مختلف پروگرامز دیکھے جا سکتے ہیں۔اس میں 99 فیصد پروگرام فلم، ڈرامے، رقص و موسیقی، کامیڈی اور اشتہارات پر مبنی ہوتے ہیں۔جبکہ ایک فیصد پروگرام تعلیم اور مذہب سے متعلق ہیں جنہیں لوگ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ ان کے اوقات کار ہی ایسے ہوتے ہیں یا تو لوگ سو جاتے ہیں یا ابھی اپنے کاموں سے فارغ نہیں ہوتے۔ رہے دیگر تفریحی پروگرام ان کے ساتھ لوگوں کی دلچسپی ہوتی ہے۔اب بدقسمتی سے وہ تمام فلمیں اور ڈرامے جرائم سے متعلق ہوتے ہیں ان میں وارداتوں کے نئے نئے طریقے متعارف کرائے جاتے ہیں یا وہ کسی اعلیٰ سوسائٹی کی من گھڑت کہانی ہوتی ہے۔ جس کو دیکھ کر عام آدمی حسرت و یاس کی تصویر بن جاتا ہے۔ان تمام پروگرامز میں کوئی اصلاحی پہلو نہیں ہوتا بلکہ مجموعی تاثر یہی ہے کہ آج معاشرے کے بگاڑ میں ان ذرائع ابلاغ کا بہت بڑا کردار ہے۔نوجوان نسل Net استعمال کرتی ہے۔اس میں ایسی ویب سائٹس ہیں جو عریانی اور فحاشی پر مبنی ہیں اور اسمیں انتہائی کرب ناک پہلو بچوں کے ساتھ جنسی مناظر ہیں اور اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ ایسے پروگرامز دیکھائے جانے میں پاکستان کا شمار سرفہرست ملکوں میں سے ہے۔

درج بالا صورت حال کو سامنے رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فی زمانہ ذرائع ابلاغ سب سے بڑے تخریب کار اور فتنہ ہیں۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں بے راہ روی اور اباحت کو فروغ دیتے ہیں۔اور خصوصا نوجوان نسل کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں بے حیائی کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔ان کے تمام ذمہ داران کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کھیل میں وہ بے پناہ دولت سمیٹ سکتے ہیں، دولت کے انبار لگا سکتے ہیں لیکن یہ مال و دولت آخرت میں انکا دفاع نہ کر سکے گی۔قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی نسبت فرماتے ہیں:ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والآخرة والله یعلم وانتم لا تعلمون (النور: ۱۹)

فحاشی بدکاری کو فروغ دینا بہت بڑا جرم ہے۔یا ایسے مناظر اور ماحول دکھانا جس سے کوئی شخص برائی کیلئے مجبور ہو جائے یہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔بحیثیت مسلمان ان تمام اخباری اور T.V چینلز کے مالکان کو چاہئے کہ وہ ایک لمحہ کیلئے سوچیں کہ ان کے اس عمل سے معاشرہ کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔اور کتنے لوگ گمراہ ہو کر راہ راست سے ہٹ رہے ہیں۔اور وہ جرائم کی دنیا میں چلے جاتے ہیں ان کے بداعمالیوں کی سزا انہیں تو ضرور ملے گی لیکن وہ لوگ بھی بری نہیں ہیں جن کی بدولت یہ لوگ گمراہ ہوئے۔ بلکہ وہ برابر کے شریک ہیں۔ جناب رسالتمآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:من سن فی الاسلام سنة سيئة كان

علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیء

برائی کو فروغ دینے میں آج بڑا کردار ذرائع ابلاغ کا ہے لیکن ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ تمام اخبارات اور T.V چینلز جن کے مالکان مسلمان ہیں اصلاح معاشرہ کیلئے 50 فیصد پروگرام تبدیل کردیں اور ان میں مثبت کردار دکھائیں اور صالح معاشرہ کی تشکیل کیلئے کوشش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا معاشرہ بہت جلد تبدیل نہ ہو۔ چونکہ آج لوگ بہت ساری چیزوں کو فیشن سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔ وہ کسی کو بھلی لگیں یا نہ لگیں۔ رواج کو اہمیت دیتے ہیں اس لئے ذرائع ابلاغ مزاج بناتے ہیں۔ اس لئے ہم تمام ذرائع ابلاغ کے مالکان اور ان میں کسی بھی شکل میں کام کرنے والوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ کار خیر میں حصہ بنیں اور معاشرہ کی اصلاح میں کردار ادا کریں اور اس عمل سے اجتناب کریں جس کی وجہ سے بگاڑ پیدا ہوتا ہو۔

علاقہ گلیات میں دعوتی تبلیغی روحانی پروگرامز

علاقہ گلیات پاکستان کا قدرتی مناظر سے مالا مال خوبصورت پر فضا مقام ہے۔ جہاں گرمیوں میں ہزاروں سیاح آتے ہیں اور یہاں کے ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مقامی باشندے غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور سخت ترین سردیوں میں بھی یہیں قیام کرتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی برفیں پگل جاتی ہیں اور موسم گرما کا آغاز ہوتا ہے تو اس علاقے میں رونقیں لوٹ آتی ہیں۔ اور پاکستان کے مالدار لوگوں نے اپنی گرمائی رہائش گاہیں تعمیر کررکھی ہیں۔ سکولوں کی تعطیلات شروع ہوتے ہی قافلے یہاں پہنچ جاتے ہیں اور اگست کے آخر تک خوب رونق رہتی ہے۔ اگرچہ اس دوران لوگوں کی آمدورفت بھی جاری رہتی ہے لیکن پھر بھی بازاروں، ہوٹلوں اور ریستورانوں میں خوب گہما گہمی لگی رہتی ہے۔ یہ مقامی لوگوں کے لئے کمانے کا سیزن ہوتا ہے چونکہ آنے والے تمام سیاح اور زائرین کا مقصد وقت گزاری ہے۔ اور سکون حاصل کرنا ہے۔ ان ایام میں جہاں تفریح گاہیں اور پارک لوگوں سے اٹ جاتے ہیں وہاں مساجد میں بھی لوگوں کی کثرت نظر آتی ہے۔ لیکن ایک بڑا طبقہ جو دین سے بے نیاز صرف کھانے پینے، لہو ولعب اور سیر سپاٹے کیلئے یہاں آتا ہے ان کے ہمراہ قابل صد احترام خواتین بھی ہوتی ہیں لیکن شرعی تقاضوں سے بے پرواغیر مناسب لباسوں اور کھلے چہروں کے ساتھ جگہ جگہ نظر آتی ہیں۔

اندریں حالات جامعہ سلفیہ فیصل آباد (جو اسلامی تعلیم اور دعوت الی اللہ کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دے رہا ہے) نے علاقہ گلیات تو حید آباد میں ایک مثالی اور خوبصورت مرکز تعمیر کیا ہے۔ یہ مرکز جو کہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی ایک فرع ہے۔ اور گرمیوں میں یہاں مختلف تربیتی وتعلیمی ودعوتی ورکشاپ اور پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس میں علماء کرام، اساتذہ و مدرسین سکولوں میں تدریسی خدمات دینے والے معلم اور طلبہ کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ عرصہ دراز سے چل رہا ہے۔ اس دوران تربیتی ورکشاپ میں شریک اساتذہ اور طلبہ مختلف مقامات پر دعوتی کام سرانجام دیتے ہیں۔ جس میں بعض مساجد میں مستقل دروس ہوتے ہیں جبکہ بعض مساجد میں عالی شان کانفرنسیں اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جامعہ سلفیہ کی بدولت اس ویرانے میں بہار آجاتی ہے۔ اور ہر طرف کتاب وسنت کی دعوت کا چرچا ہوتا ہے۔ ان میں ایوبیہ، کوزہ گلی، توحید آباد، کالاباغ، نتھیا گلی، ایبٹ آباد، بالاکوٹ اور مری شامل ہیں۔ اس موقعہ پر پمفلٹ بھی دعوتی مشن کے پیش نظر تقسیم کئے جاتے ہیں۔

اس سال بھی یہ سمر کیمپ 5 جولائی سے 15 جولائی 2006 تک منعقد کیا جارہا ہے۔ اس دوران پہلی کانفرنس 7 جولائی بروز جمعۃ المبارک کالا باغ میں منعقد ہورہی ہے جبکہ 9 جولائی کو توحید آباد میں ایک پروقار افتتاحی تقریب منعقد ہوگی جس میں جامعہ سلفیہ کی نوتعمیر شدہ بلڈنگ کا افتتاح ہوگا۔ اس موقعہ پر محفل حسن قرأۃ اور جلسہ عام منعقد ہوگا۔ اردگرد کے دیہاتوں میں مختلف جلسے ہونگے جبکہ دیگر اہم ترین کانفرنسوں میں ایبٹ آباد اور ہری پور شامل ہیں۔ سمر کیمپ کی آخری مثالی کانفرنس 14 جولائی کو بالاکوٹ میں ہوگی۔ زلزلہ سے متاثرہ اس علاقے میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی اور منفرد دعوتی تبلیغی کانفرنس ہوگی۔ ان تمام پروگراموں میں ملک کے ممتاز علماء کرام شامل ہونگے۔ جبکہ ان کی صدارت بھی معروف سکالر کریں گے اور ممتاز تاجر حضرات میں مہمان خصوصی ہونگے۔ سمر کیمپ پر آنے والے تمام اخراجات ہر سال رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں بلکہ بنفس نفیس شریک ہوتے ہیں۔ مرحوم میاں فضل حق "پوری زندگی علاقہ گلیات میں مساجد کی تعمیر اور دعوت کا کام کرتے رہے اس تسلسل کو ان کے فرزندار جمند نے بڑی خوبی سے جاری رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے تمام اساتذہ اور منتخب طلبہ سمر کیمپ میں شامل ہوتے ہیں اور بڑی محنت اور لگن کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ ہم اس عظیم الشان بامقصد پروگراموں کی کامیابی کیلئے دعا گو ہیں۔